سوال

نمازتراویح کی رکعات السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مکہ مکرمہ میں ۲۰ رکعت تراویح کیوں پڑتے ہیں ۔ ؟

جواب

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نمازتراویح کا مسئلہ امت کے اہل علم کے ہاں مختلف فیہ ہے اوراس میں کافی تشدد سے کام لیا جاتا ہے ۔ درج ذیل میں شیخ صالح المنجد کا تفصیلی فتویٰ نقل کرتے ہیں جو ہمارے لئے راہنمائی کا ذریعہ ہے ۔ ہمارے خیال میں مسلمان کواجتہادی مسائل میں اس طرح کا معاملہ نہیں کرنا چاہیے کہ وہ اہل علم کے مابین اجتہادی مسائل کوایک حساس مسئلہ بنا کراسے آپس میں تفرقہ اورمسلمانوں کے مابین فتنہ کا باعث بناتا پھرے ۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی دس رکعت ادا کرنے کے بعدبیٹھ کروتر کا انتظار کرنے اورامام کے ساتھ نمازتراویح مکمل نہ کرنے والے شخص کے بارہ میں کہتے ہیں کہ : ہمیں بہت ہی افسوس ہوتا ہے کہ امت مسلمہ میں لوگ ایسے مسائل میں اختلاف کرنے لگے ہیں جن میں اختلاف جائز ہے ، بلکہ اس اختلاف کو وہ دلوں میں نفرت اوراختلاف کا سبب بنانے لگے ہیں ، حالانکہ امت میں اختلاف توصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دورسے موجود ہے لیکن اس کے باوجودان کے دلوں میں اختلاف پیدا نہیں ہوا بلکہ ان سب کے دل متفق تھے ۔ اس لیے خاص کر نوجوانوں اور ہر ملتزم شخص پر واجب ہے کہ وہ یکمشت ہوں اورسب ایک دوسرے کی مدد کریں کیونکہ ان کے دشمن بہت زیادہ ہیں جوان کے خلاف تدبیروں میں مصروف ہیں ۔ (دیکھیں : الشرح الممتع (225/4) اس مسئلہ میں دونوں گروہ ہی غلو کا شکار ہیں ، پہلے گروہ نے گیارہ رکعت سے زیادہ ادا کرنے کو منکراوربدعت قرار دیا ہے اوردوسرا گروہ صرف گیارہ رکعت ادا کرنے والوں کواجماع کا مخالف قرار دیتا ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ شیخ الفاضل ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی اس کی کیا توجیہ کرتے ہیں : ان کا کہنا ہے کہ : ہم کہیں گے کہ : ہمیں افراط وتفریط اورغلوزیب نہیں دیتا ، کیونکہ بعض لوگ تراویح کی تعداد میں سنت پر التزام کرنے میں غلو سے کام لیتے اورکہتے ہیں : سنت میں موجود عدد سے زیادہ پڑھنی جائز نہیں ، اوروہ گیارہ رکعت سے زیادہ ادا کرنے والوں کوگنہگار اورنافرمان قرار دیتے اوران کی سخت مخالفت کرتے ہیں ۔ بلاشک وشبہ یہ غلط ہے ، اسے گنہگار اورنافرمان کیسے قرار دیا جاسکتا ہے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے بارہ میں سوال کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (دودو) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں پر تعداد کی تحدید نہیں کی ، اوریہ معلوم ہونا چاہیے کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا اسے تعداد کا علم نہیں تھا ، کیونکہ جسے نماز کی کیفیت کا ہی علم نہ ہو اس کا عدد سے جاہل ہونا زیادہ اولیٰ ہے ، اورپھر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں میں سے بھی نہیں تھا کہ ہم یہ کہیں کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ہونے والے ہر کام کا علم ہو ۔ لھذا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تعداد کی تحدید کیے بغیر نماز کی کیفیت بیان کی ہے تواس سے یہ معلوم ہوا کہ اس معاملہ میں وسعت ہے ، اورانسان کے لیے جائز ہے کہ وہ سو رکعت پڑھنے کے بعد وتر ادا کرے ۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ : ''نماز اس طرح ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے '' یہ حدیث عموم پر محمول نہیں حتیٰ کہ ان کے ہاں بھی یہ عموم پر نہیں ہے ، اسی لیے وہ بھی انسان پر یہ واجب قرار نہیں دیتے کہ وہ کبھی پانچ اور کبھی سات اور کبھی نو وتر ادا کریں ، اگر ہم اس حدیث کے عموم کو لیں تو ہم یہ کہیں گے کہ : کبھی پانچ کبھی سات اور کبھی نو وتر ادا کرنے واجب ہیں ، لیکن ایسا نہیں بلکہ اس حدیث " نماز اس طرح ادا کرو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے " کا معنیٰ اور مراد یہ ہے کہ نماز کی کیفیت وہی رکھو لیکن تعداد کے بارہ میں نہیں لیکن جہاں پر تعداد کی تحدید بالنص موجود ہو ۔ بہرحال انسان کو چاہیے کہ وہ کسی وسعت والے معاملے میں لوگوں پر تشدد سے کام نہ لے ، حتیٰ کہ ہم نے اس مسئلہ میں تشدد کرنے والے بھائیوں کو دیکھا ہے کہ وہ گیارہ رکعت سے زیادہ آئمہ کو بدعتی قرار دیتے اور مسجد نے نکل جاتے ہیں جس کے باعث وہ اس اجر سے محروم ہوجاتے ہیں جس کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ : ''جو بھی امام کے ساتھ اس کے جانے تک قیام کرے اسے رات بھر قیام کا اجروثواب حاصل ہوتا ہے '' (سنن ترمذی حدیث نمبر : 806) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی : 646 میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔ کچھ

لوگ دس رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھ جاتے ہیں جس کی بنا پر صفوں میں خلا پیدا ہوتا اور صفیں ٹوٹ جاتی ہیں ، اور بعض اوقات تو یہ لوگ باتیں بھی کرتے ہیں جس کی بنا پر نمازی تنگ ہوتے ہیں ۔ ہمیں اس میں شک نہیں کہ ہمارے یہ بھائی خیر اور بھلائی ہی چاہتے ہیں اور وہ مجتھد ہیں لیکن ہر مجتھد کا اجتھاد صحیح ہی نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات وہ اجتھاد میں غلطی بھی کر بیٹھتا ہے ۔ اور دوسرا گروہ : سنت کا التزام کرنے والوں کے بر عکس یہ گروہ گیارہ رکعت ادا کرنے والوں کو غلط قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ اجماع کی مخالفت کر رہے ہیں ، اور دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں : اللہ تعالی کا فرمان ہے : ''جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا اور دوزخ میں ڈال دیں گے ، وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے '' (النساء : 115) آپ سے پہلے جتنے بھی تھے انہیں تیئس رکعت کے علاوہ کسی کا علم نہیں تھا ، اور وہ انہیں بہت زیادہ منکر قرار دیتے ہیں ، لہذا یہ گروہ بھی خطاء اور غلطی پر ہے ۔ (دیکھیں الشرح الممتع (4/73-75) نماز تراویح میں آٹھ رکعت سے زیادہ کے عدم جواز کے قائلین کے پاس مندرجہ ذیل حدیث دلیل ہے : ابو سلمہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں میں نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ کی رمضان میں نماز کیسی تھی ؟ تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں : نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت ادا کرتے تھے آپ ان کی طول اور حسن کے بارہ میں کچھ نہ پوچھیں ، پھر چار رکعت ادا کرتے آپ ان کے حسن اور طول کے متعلق نہ پوچھیں ، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت ادا کرتے ، تو میں نے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ وتر ادا کرنے سے قبل سوتے ہیں ؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا ۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر : 1909) صحیح مسلم حدیث نمبر : 738) ان کا کہنا ہے کہ یہ حدیث رمضان اور غیر رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی ہمیشگی پر دلالت کرتی ہے ۔ علماء کرام نے اس حدیث کے استدلال کو رد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے اور فعل وجوب پر دلالت نہیں کرتا ۔ رات کی نماز کی رکعات کی تعداد مقید نہ ہونے کے دلائل میں سب سے واضح دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے : ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارہ میں سوال کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''رات کی نماز دو دو رکعت ہے اور جب تم میں سے کوئی ایک صبح ہونے کے خدشہ محسوس کرے تو اپنی نماز کے لیے ایک رکعت وتر ادا کر لے '' (صحیح بخاری حدیث نمبر : 946) ، (صحیح مسلم حدیث نمبر : 749) اس مسئلہ میں علماء کرام کے اقوال پر نظر دوڑانے سے آپ کو یہ علم ہو گا کہ اس میں وسعت ہے اور گیارہ رکعت سے زیادہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ، ذیل میں ہم معتبر علماء کرام کے اقوال پیش کرتے ہیں : آئمہ احناف میں سے امام سرخسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : ہمارے ہاں وتر کے علاوہ بیس رکعات ہیں ۔ (دیکھیں : المبسوط : 2/145) اور ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : ابو عبداللہ (یعنی امام احمد) رحمہ اللہ تعالی کے ہاں بیس رکعت ہی مختار ہیں ، امام ثوری ، ابو حنیفہ ، امام شافعی ، کا بھی یہی کہنا ہے ، اور امام مالک رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ چھتیس رکعت ہیں ۔ (دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (1/457) امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : علماء کرام کے اجماع میں نماز تراویح سنت ہیں ، اور ہمارے مذہب میں یہ دس سلام کے ساتھ دو دو رکعت کر کے بیس رکعات ہیں ، ان کی ادائیگی با جماعت اور انفرادی دونوں صورتوں میں ہی جائز ہیں ۔ (دیکھیں : المجموع للنووی : 4/31) نماز تراویح کی رکعات میں مذاہب اربعہ یہی ہے اور سب کا یہی کہنا ہے کہ نماز تراویح گیارہ رکعت سے زیادہ ہے ، اور گیارہ رکعت سے زیادہ کے مندرجہ ذیل اسباب ہو سکتے ہیں : 1 ۔ ان کے خیال میں حدیث عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اس تعداد کی تحدید کی متقاضی نہیں ہے ۔ 2 ۔ بہت سے سلف رحمہ اللہ تعالیٰ سے گیارہ رکعات سے زیادہ ثابت ہیں ۔ (دیکھیں : المغنی لابن قدامہ ، 2 /604) اور المجموع : 4/32) 3 ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات ادا کرتے تھے اور یہ رکعات بہت لمبی لمبی ہوتی جو کہ رات کے اکثر حصہ میں پڑھی جاتی تھیں ، بلکہ جن راتوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نماز تراویح کی جماعت کروائی تھی اتنی لمبی کر دیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین طلوع فجر سے صرف اتنا پہلے فارغ ہوئے کہ انہیں خدشہ پیدا ہو گیا کہ ان کی سحری ہی نہ رہ جائے ۔ صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کرنا پسند کرتے تھے اور اسے لمبا نہیں کرتے تھے ، تو علماء کرام نے کا خیال کیا کہ جب امام مقتدیوں کو اس حد تک نماز لمبی پڑھائے تو انہیں مشقت ہوگی ، اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے نفرت ہی کرنے لگیں ، لھذا علماء کرام نے یہ کہا کہ امام کو رکعات زیادہ کر لینی چاہیے اور قرآت کم کرے ۔ حاصل یہ ہوا کہ : جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی ہی گیارہ رکعت ادا کی اور سنت پر عمل کیا تو یہ بہتر اور اچھا اور سنت پر عمل ہے ، اور جس نے قرآت ہلکی کر کے رکعات زیادہ کر لیں اس نے بھی اچھا کیا لیکن سنت پر عمل نہیں ہوا ، اس لیے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے ۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اگر کوئی نماز تراویح امام ابو حنیفہ ، امام شافعی ، اور امام احمد رحمھم اللہ کے مسلک کے مطابق بیس رکعت یا امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے مسلک کے مطابق چھتیس رکعات ادا کرے یا گیارہ رکعت ادا کرے تو اس نے اچھا کیا ، جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے عدم توقیف کی بنا پر تصریح کی ہے ، تو رکعات کی کمی اور زیادتی قیام لمبا یا چھوٹا ہونے کے اعتبار سے ہوگی ۔ (دیکھیں : الاختیارات : 64) امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : ان صحیح اور حسن احادیث جن میں رمضان المبارک کے قیام کی ترغیب وارد ہے ان میں تعداد کی تخصیص نہیں ، اور نہ ہی یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح بیس رکعت ادا کی تھیں ، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی راتیں بھی نماز تراویح کی جماعت

کروائی ان میں رکعات کی تعداد بیان نہیں کی گئی، اورچوتھی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازتراویح سے اس لیے پیچھے رہے کہ کہیں یہ فرض نہ ہوجائیں اورلوگ اس کی ادائیگی سے عاجز ہوجائیں ۔ ابن حجر ھیثمی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : یہ صحیح نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازتراویح بیس رکعات ادا کی تھیں، اورجویہ حدیث بیان کی جاتی ہے کہ : ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیس رکعت ادا کیا کرتے تھے" یہ حدیث شدید قسم کی ضعیف ہے ۔ (دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ :27/142-145) اس کے بعد ہم سائل سے یہ کہیں گے کہ آپ نماز تراویح کی بیس رکعات سے تعجب نہ کریں، کیونکہ کئی نسلوں سے آئمہ کرام بھی گزرے وہ بھی ایسا ہی کرتے رہے اور ہر ایک میں خیر وبھلائی ہے ۔ سنت وہی ہے جواوپر بیان کیا چکا ہے ۔ یعنی گیارہ رکعات ۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ